حُسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

● کتاب: ''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں گمراہ کن غلط فہمیوں کا ازالہ''　　　مولف: محمد ظفر اقبال

ضخامت: ۳۳۰ صفحات　　قیمت: درج نہیں　　ناشر: مکتبہ عمر فاروق، مقابل جامعہ فاروقیہ، شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراچی نمبر ۲۵

یہ کتاب جناب پیر نصیر الدین نصیر سجادہ نشین گولڑہ شریف کی کتاب ''نام ونسب'' کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ پیر نصیر الدین نصیر نے اپنی کتاب میں امیر المؤمنین، خلیفہ راشد وسادس جناب سید معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذاتِ والا صفات پر جو اعتراضات کئے ہیں، ان کا خلاصہ یہ ہے:

''۱۔ بنو اُمیہ، بنو ہاشم کے ساتھ بغض میں سخت تھے اور یہ حدیث سے ثابت ہے۔

۲۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب کی تمام روایات جعلی ہیں۔

۳۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں بدعات کو رواج دیا۔

۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ جناب معاویہ رضی اللہ عنہ کی خطائے منکر تھی۔

۵۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دلوا کر شہید کر دیا۔

۶۔ امام حسن، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کا معاہدۂ صلح مبنی بر کدورت تھا۔

۷۔ امام حسن اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کا عہدِ خلافت لائق اتباع نہیں

۸۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بعض خطوطِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب ہیں، کاتبِ وحی نہیں۔

۹۔ جنابِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے ''شرفِ صحابیت'' ثابت ہے۔'' (بحوالہ کتاب زیر تبصرہ صفحہ ۲۹)

مؤلف کتاب جناب محمد ظفر اقبال نے ان اعتراضات کا دلائل و براہین کے ساتھ رد کیا ہے۔ انہوں نے بڑے متین لہجے اور سنجیدہ انداز میں پیر صاحب کے ان خود ساختہ نظریات کو قرآن، حدیث، اقوالِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور اکابر امت کے افکار کی روشنی میں پرکھا اور بڑے مسکت طریقے سے ان کا جواب قلمبند کیا ہے، لیکن بعض مقامات پر مؤلف کا رہوارِ قلم روایتی راہوں پر چل نکلا ہے۔ مثلاً جب سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافتِ راشدہ کا ذکر آیا تو انہوں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کو خلافتِ راشدہ میں شمار کرنے کی بجائے یہ لکھا ہے کہ ''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت، خلافتِ راشدہ موعودہ میں شامل نہ تھی۔'' (ص ۲۷۰۔۲۷۱) حالانکہ انہی صفحات پر مؤلف نے علامہ ابنِ خلدون کا یہ حوالہ نقل کیا ہے کہ:

''حضرت معاویہ کا شمار خلفائے راشدین میں ہے ...... حاشا وکلاّ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے مابعد خلفاء کے ہرگز مشابہ نہیں، بلکہ وہ خلفائے راشدین میں سے ہیں۔'' (ص ۲۷۱)